فتنۂ شکیل بن حنیف
اور عقیدۂ مہدی وعیسیٰ علیہ السلام

اسلام پر فتنوں کی یلغار

ظہور مہدیؓ اور نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریحات کا ایک زندہ عنوان ہے۔ جو عہد آخر میں پورا ہو کر باطل طاقتوں کے نظام کو ختم کر کے اسلامی سلطنت کو وجود بخشے گا، پوری دنیا سے ظلم وستم کے کھیل کو مٹا کر عدل وانصاف کے قانون کو رائج کرے گا اسی عظمت کی وجہ سے امت محمدیہ کو محمد ابن عبد اللہ المہدی اور عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا بڑی شدت سے انتظار ہے۔ مگر کچھ ضال اور مضل قسم کے لوگ اس تصور کی آڑ میں حصول اقتدار کی خاطر وقفہ وقفہ سے ایسے پیدا ہوئے ہیں جو جبراً اپنے آپ کو مہدی اور عیسیٰ بن مریم کہہ کر نزول عیسیٰ کا انکار کرتے ہیں۔

برصغیر میں مدعیان مہدویت ومسیحیت

نبوت کا دعویٰ کرنے والے تو آپ علیہ السلام کی زندگی میں ہی پیدا ہو گئے تھے۔ ملعون اسود عنسی جس کو حضرت فیروز دیلمیؓ نے جہنم رسید کیا، مسیلمہ کذاب جو جنگ یمامہ میں اپنے انجام کو پہونچا۔ عرب ممالک میں اس طرح کے مدعیان بکثرت ملتے ہیں نویں صدی ہجری کے وسط میں یہ سلسلہ برصغیر میں شروع ہوا، یہاں سب سے پہلے سید محمد جونپوری نے ''انا المھدی'' (میں مہدی ہوں) کا دعویٰ کیا اس کے بعد تو مہدویت اور مسیحیت کے دعوے داروں کا ایک لازوال سلسلہ چل پڑا۔

سید محمد جونپوری کے بعد ملا محمد اٹکی، علی محمد باب، مرزا یحییٰ صبح ازل، بہاء اللہ ایرانی، مرزا غلام احمد کادیانی، صدیق دین دار اور گوہر شاہ پاکستانی وغیرہ کے نام ملتے ہیں، انہیں کذابوں کے سلسلہ کی ایک کڑی 'شکیل بن حنیف' ہے جو اس وقت اپنے آپ کو مہدی اور عیسیٰ بن مریم باور کراتا ہے۔

شکیل بن حنیف کا تعارف

نام: شکیل، ولدیت: حنیف، وطن: عثمان پور رتن پورہ گاؤں، ضلع: دربھنگہ، صوبہ: بہار کا رہنے والا ہے۔ ١٩٨٦ء اس کی تاریخ پیدائش بتائی جاتی ہے۔ اس کا سلسلہ نسب آج تک واضح نہ ہو سکا۔ مفتی اسعد قاسمی سنبھلی صاحب نے جب اس کا سلسلہ نسب معلوم کیا تو بدبخت نے جاہلوں جیسا ہی جواب دیا کہ آج کل کس کا نسب نامہ محفوظ ہے۔ مولانا شاہ عالم گورکھپوری صاحب نے لکھا ہے کہ ''ہاں یہ بات یقینی ہے کہ وہ فاطمی النسب نہیں ہے'' حضرت مہدیؓ کے لئے فاطمی النسب ہونا لازمی ہے۔

شکیل کی علمی لیاقت

شکیل پیدائش سے لے کر آج تک دینی ماحول ومزاج سے کوسوں دور رہا ہے۔ اولاً گھرانہ ہی بددینی کا شکار تھا، پھر مزید برآں شکیل نے اسکول وکالج کے لاج میں رہ کر پڑھائی کی ہے۔ جہاں پر دین نام کی بھی چیز نہیں ملتی۔ مفتی اسعد قاسمی سنبھلی صاحب کے اعتراضات کے جواب دیتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

''میں ١٩٩١ء اپنے شہر دربھنگہ کے ایک اسٹوڈینٹ لاج میں رہ کر کالج کی پڑھائی کرتا تھا'' (سنبھلی کے اعتراضات کے جوابات: ۸/)

اسی کتاب میں صفحہ نمبر ١٠ پر لکھتا ہے کہ:

''میں تقریباً تیئس سال کی عمر میں ستمبر ١٩٩١ء میں دہلی آیا اس سے پہلے سکول کالج کی پڑھائی کی''

دینی تعلیم سے اس قدر دوری کے بعد اگر کوئی شخص خود کو دین دار بتائے تو تعجب ہوتا ہے اور اس بدبخت نے اپنی کھلی جہالت کے باوجود مہدی اور عیسیٰ بن مریم کا دعویٰ کر کے مسلمانوں کے تعجب کو یقین میں بدل دیا کہ یہ کذاب ہے۔

شکیل کے دعوئے مہدویت اور مسیحیت کا ابتدائی زمانہ

مفتی اسعد صاحب قاسمی سنبھلی کے اعتراضات کے جواب میں لکھتا ہے کہ:

''صدام حسین کی الائیڈ فورس سے جنگ کے آخری دن چل رہے تھے کہ ایک شام (عشاء سے کچھ پہلے) اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ پر دین کی اس ذمہ داری کو سونپا گیا۔ پس مجھے اپنی پڑھائی چھوڑ کر اس کام میں لگنا پڑا''۔

اس کی اس تحریر سے صاف پتہ چلتا ہے کہ اپنی تعلیم میں بھی یہ ناقص ہے جو اس کا میدان تھا۔ تو دین کے معاملہ میں یہ جاہل اور اجہل ہی کہلائے گا۔ معاشی تنگی دور کرنے کے لئے دہلی نبی کریم میں ہارڈ ویئر کی دکان ڈالی، تبلیغی جماعت سے وابستگی اختیار کی اور سادہ لوح مسلمانوں کی خفیہ ذہن سازی شروع کی کچھ عرصہ تو یہ معاملہ چھپا رہا بالآخر یہ راز فاش ہوا تو وہاں کے غیور مسلمانوں نے اس کو علاقے سے ہی نکال دیا اور یہ وہاں سے لکشمی نگر چلا آیا، یہاں کچھ عرصہ رہنے کے بعد ٹی بی کے مرض میں مبتلا ہو گیا لوگوں کے چندہ سے تری لوک پوری اسپتال میں علاج ہوا۔ لکشمی نگر میں الطاف حسین مرحوم کے یہاں قیام کے دوران اس کے والد حنیف بہار سے دہلی آئے تو شکیل نے اپنے والد سے بدتمیزی کی،

انہیں رسوا کیا اور گالیاں دے کر گھر سے باہر نکال دیا۔ جب اس کے خفیہ حلقوں اور باطل عقیدوں کی خبر مقامی مسلمانوں کو ہوئی تو ان پر لرزہ طاری ہوگیا۔ مسجد میں علماء اور عوام نے شکیل سے مہدوئیت اور مسیحیت کی دلیل مانگی تو آئیں بائیں شائیں کرنے لگا، جس پر مسجد میں موجود لوگوں نے اس کی جم کر پٹائی کی بالآخر شکیل نے اپنی جنونیت کا اقرار کرکے اپنی جان بچائی۔

عقیدہ مہدی

یہ عقیدہ تواتر کے ساتھ احادیث مبارکہ میں آیا ہے۔ حضرت مہدی کے ظہور سے پہلے کی علامتیں اور نشانیاں، حضرت مہدی کے ظہور کے مقام، حضرت مہدی کا نام ونسب صاف اور واضح الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں تاکہ امت کو شناخت کرنے میں کوئی دقت نہ ہو۔

احادیث میں حضرت مہدی کا نسب نامہ دیا ہے ”المهدی من عترتی“ مہدی میری نسل سے ہوں گے۔ ”هو من ولد فاطمة“ وہ حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں ہوں گے۔ نام کی بھی صراحت کردی ہے ”یُوَاطِیُٔ اِسمُهُ اِسمِیْ وَاسمُ اَبِیْهِ اِسمَ اَبِیْ“ ان کا نام میرے نام کے مطابق اور ان کے والد کا نام میرے والد کے موافق ہوگا اور دنیا جانتی ہے کہ آپ علیہ السلام کا نام محمد اور والد کا نام عبد اللہ تو حضرت مہدی کا نام بھی محمد بن عبد اللہ ہوگا۔ اور یہ شکیل نہ اپنے نام میں موافقت رکھتا ہے اور نہ والد کے نام میں موافقت رکھتا ہے جو کہ ظاہر ہے ”چہ نسبت خاک را با عالم پاک“۔ مقام کا احادیث میں ذکر یوں ملتا ہے کہ ”رجل من اهل المدینة“ اہل مدینہ کے باشندے ہوں گے جو علامت احادیث میں آئی ہیں چند یہ ہیں کہ امام مہدی کے ظہور سے پہلے شام وعراق اور مصر کی ناکہ بندی ہوگی دریائے

فرات سے سونے کے پہاڑ کا ظہور (ابھی تک ظاہر نہیں ہوا) شام پر عیسائیوں کی یلغار (ابھی تک پردۂ غیب میں ہے) منیٰ میں حجاج کی خونریزی (یہ بھی پردۂ خفا میں ہے) ان علامات کے ظہور سے پہلے شکیل کا مہدی بننا ہی اس کے جھوٹے ہونے کے لئے کافی ہے۔

نزول عیسیٰ علیہ السلام

اسلام کا یہ مسلمہ عقیدہ ہے کہ قرب قیامت میں حضرت مہدی کے زمانہ میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول ہوگا اور یہود ونصاریٰ میں جو زندہ ہوگا وہ ان پر ایمان لائے گا ”**وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته ویوم القیامة یکون علیهم شهداً**“

ترجمہ: ہر اہل کتاب (یہود، نصاریٰ جو نزول کے وقت زندہ ہوگا) عیسیٰ پر ان کی موت سے پہلے ضرور ایمان لائے گا اور عیسیٰ قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گے۔

امام بخاری نے اس آیت کی تفسیر میں حضرت ابوہریرہؓ کی روایت نقل کی ہے حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں ”**والذی نفسی بیده لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً**“ (الحدیث) اس حدیث میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے اوصاف بیان کئے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم انصاف کرنے والے حاکم ہوں گے، صلیب (عیسائیت کی علامت کو) توڑ دیں گے، خنزیز (یہودیت کے پسندیدہ جانور) کو قتل کریں گے اور خوب مال تقسیم کریں گے حتی کہ کوئی لینے والا نہ ہوگا اس زمانہ میں خدا کا سجدہ کرنا دنیا ومافیہا سے بہتر ہوگا۔

پوری دنیا جانتی ہے کہ حضرت عیسیٰ ہی واحد شخص ہیں جو بغیر والد کے پیدا ہوئے ہیں اس لئے ان کو ابن مریم کہا جاتا ہے اب ان کی پیدائش نہیں ہوگی بلکہ آسمان سے نازل ہوں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ”کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم“ گویا نازل ہونے والی شخصیت ابن مریم ہوگی، جن کو حضرت عیسیٰ کہتے ہیں۔

نزول کے بعد کے کارنامے اتنے تفصیل سے بیان کئے کہ اب کوئی شک وشبہ کی گنجائش ہی نہیں بچتی کہ اس حنیف کے بچہ کو مہدی مان لیا جائے اور عیسیٰ تسلیم کرلیا جائے۔ دلائل وبراہین اس بات پر شاہد ہیں کہ شکیل کا سلسلہ نسب مجہول ہونے کی وجہ سے وہ تو مہدی بننے سے رہا اور اس کے باپ کے معلوم ہونے سے اس کا عیسیٰ ہونا بھی ختم ہوجاتا ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ کو ابن مریم کہتے ہیں اور اس ملعون کو ابن حنیف کہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعاء ہے کہ مجھے اور پوری امت مسلمہ کو آخری سانس تک ایمان پر قائم ودائم رکھے۔

آمین یارب العالمین

مرتب:

مولوی محمد عرفان خان قاسمی سنت کبیر نگر

شریک دورہ حدیث شریف دار العلوم وقف دیوبند

رابطہ نمبر: 9758367249

پیش کردہ:

مولوی محمد اسعد پرتاپ گڈھی

شریک حجۃ الاسلام اکیڈمی دار العلوم وقف دیوبند

رابطہ نمبر: 9997270645